

ملا نصو الدین

چوہدری سردار محمد خان عزیز:

باب نمبر 1

ملا کا وعظ

اس شہر کے لوگوں نے ملا کے علم و فضل کی شہرت ضرور سنی تھی لیکن آج تک وعظ سننے کی سعادت انہیں حاصل نہ ہوئی تھی آج ملا اس شہر میں وعظ کہنے تشریف لائے تھے۔ جب وہ منبر پر کھڑے ہوئے تو انہوں نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا۔

”حضرات! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں کیا وعظ کہنے والا ہوں؟“

حاضرین نے یک زبان ہو کر کہا ”حضرت! ہم اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے“

ملا ختم ناک ہو کر منبر سے نیچے اتر آئے اور بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگے: اگر آپ کو اتنا بھی علم نہیں کہ میں کیا وعظ کہنے

والا ہوں تو میں آپ جیسے نادانوں اور بے علموں سے اور کیا کہوں؟

ملا نے اتنا کہا اور چلے آئے لوگ یہ دیکھ کر بے حد مایوس ہوئے۔ چند دنوں کے بعد ملا پھر منبر پر تشریف لائے اور

اس دفعہ پھر وہی سوال کیا کہ ”اے لوگو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں کیا وعظ کہنے والا ہوں؟“

لوگوں کو چونکا گزشتہ مرتبہ نفی میں جواب دے کر نہایت تجربات ہو چکا تھا۔ سب نے مشورہ کیا اور پھر بیک زبان یہ کہا کہ قبلہ! ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ کیا وعظ کہنے والے ہیں۔ یہ کن کر ملا نے جواب دیا: دریں حالات میرا وعظ کہنا بالکل فضول ہے۔ وعظ کہنے کا فائدہ تو اس جگہ ہوتا ہے جہاں لوگوں کو علم نہ ہو۔ آپ تو سب کچھ جانتے ہیں۔ ملا نے اتنا کہا اور بڑی شان سے منبر سے نیچے اترے اور چل دیے۔ سامعین کو پھر مایوسی کا منہ دیکھنا پڑا۔

ملا کے چلے جانے کے بعد حاضرین نے ایک جلسہ کیا جس میں طے پایا کہ جس طرح بھی مفت ساجت کر کے ایک دفعہ پھر ملا کو یہاں لانے کی کوشش کی جاوے اور اگر اس دفعہ بھی وہ سوال کریں تو آدھے لوگ ہاں کہیں اور آدھے نفی میں جواب دیں۔ چنانچہ ملا وعظ کہنے کے لیے پھر رضامند ہو گئے اور اس مرتبہ بھی منبر پر کھڑے ہوتے ہی وہی سوال حاضرین کو مخاطب کر کے کیا کہ ”اے لوگو! کیا آپ جانتے ہیں کہ میں کیا وعظ کہنے والا ہوں؟“

ملا کا سوال سن کر آدھے لوگوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ کیا وعظ کہنے والے ہیں اور باقی آدھے لوگوں نے نفی میں سر بلایا اور کہا کہ ہم بالکل آنچہ نہیں جانتے۔ یہ دیکھ کر ملا نہایت لطیف انداز میں مسکرا دیے اور پھر بزرگانہ لہجے میں فرمانے لگے:

”یہ واقعی بہت ہی اچھی بات ہے۔ آپ کو کسی غیر کش ہونے کی ضرورت نہیں۔ جو لوگ جانتے ہیں وہ نہ

جائنے والوں کو بتادیں۔
یہ جواب سن کر حاضرین متحیر رہ گئے اور ملا صاحب لوگوں کو اسی مایوسی کے عالم میں چھوڑ کر اطمینان سے گھر تشریف لے گئے۔

عجب اتفاق ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ملا کسی گاؤں میں وعظ کہنے جا رہے تھے۔ راستے میں تر بوڑ کا ایک کھیت دیکھ کر ان کی طبیعت بگڑنے لگی۔ بچے تر بوڑ دیکھ کر ان کے منہ میں پانی بھرا آیا چنانچہ وہاں رک گئے اور جتنے ایتھے ایتھے تر بوڑ انہیں کھیت میں نظر آئے وہاں ڈکڑ خرچی میں بھر لیے۔ ابھی وہ اس کام سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ اچانک کھیت کا مالک وہاں پہنچا اور اس نے آتے ہی ایک لکڑی اٹھا کر ملا پر حملہ کر دیا اور خشمناک ہو کر ملا سے پوچھا: تم یہاں کیا کرتے ہو جی؟

ملا نے کہا میں وہاں سے گزر رہا تھا۔ اتنے میں سخت ہوا چلنے لگی اور ہوانے مجھے یہاں کھیت میں لا کر آیا۔
کھیت والے نے کہا میں یہ بات تسلیم کرنے کو تیار ہوں کہ ہوانے اٹھا کر آپ کو یہاں کھیت میں ڈال دیا لیکن آپ مجھے یہ بتادیتے کہ یہ سب تر بوڑ کس نے توڑے ہیں؟

ملا نے کہا یہی تو میں کہنے والا تھا کہ ہوانے یہاں پہنچ کر بھی مجھے چمپن نہ لینے دیا اور میں ادھر ادھر چاروں طرف